کربلا کے جاں نثار

11-July-2024

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(for Islamic Brothers)

11 جولائی،2024ء(متوقع اسلامی تاریخ،4 مُحرَّمُ الحرام شریف،1446ھ)

کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

کربلا کے جاں نثار

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ....صحابیِ رسول کا شوقِ جنّت
- ....کربلا کے پہلے شہید کی نِرالی تمنّا
- ....جاںنثارانِ کربلا کی عبادات
- ....اہلِ کربلا کا جوشِ ایمانی

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback : +92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت احمد بن ثابت مغربی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں قبلہ رخ بیٹھ کر دُرودِ پاک کے موضوع پر مضمون ترتیب دے رہا تھا۔ اچانک مجھ پر غُنُودگی طاری ہوئی اور میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں اللہ پاک کے مُقرَّب فرشتوں ❁ حضرت جبرائیل ❁ حضرت میکائیل ❁ حضرت اسرافیل ❁ اور حضرت عزرائیل علیہم السَّلَام کو دیکھا۔ (3 مقرب فرشتوں سے گفتگوں کا ذکر کرنے کے بعد شیخ احمد بن ثابت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:) میں نے حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کیا: میں اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ دے کر التجا کرتا ہوں کہ آپ میری جان نکالتے وقت مجھ پر نرمی فرمائیں۔ (انہوں نے) فرمایا: رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھا کرو۔[1]

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس | بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود[2]

وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے سوا میں نے کسی سے امید نہ لگائی ہے، نہ ہی کوئی ایسا ہے کہ اس سے امید لگائی جاسکے، مجھے تو بس آپ ہی کا آسرا و سہارا ہے، آپ پر

---

1 ...سعادۃ الدارین، صفحہ: 125 ملخصًا۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 267۔

کروڑوں درود ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔(1)
اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا، اُسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت حُر رحمۃُ اللہِ علیہ کی جاں نثاری

61 ہجری کی بات ہے، مُحَرَّم شریف کا مہینا تھا، 10 تاریخ تھی، جمعہ کا دِن تھا، میدانِ کربلا میں اَہْلِ بیتِ اَطْہَار کا امتحان ہو رہا تھا۔ امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ جو قافلۂ اَہْلِ بیت کے سربراہ تھے، آپ سمجھانے کی آخری کوشش (یعنی ***Final Warning***) کے لئے یزیدی ظالموں کے سامنے تشریف لائے، کم و بیش 12 ہزار کا لشکر سامنے ہے، اس کے باوُجُود آپ کے چہرۂ مبارک پر کوئی خوف و خطرہ نہیں تھا، آپ میدان میں تشریف لائے، یزیدی فوج کو اللہ پاک کے عذاب اور جہنّم کی آگ سے ڈرایا، انہیں بتایا کہ میں حُسَین (رَضِیَ اللہُ عنہ) ہوں، تمہارے نبی کا نواسا ہوں، سیّدہ پاک بَتُول زَہرا رَضِیَ اللہُ عنہا کا شہزادہ ہوں، اس ظُلم سے باز آؤ! ہم سے جنگ کر کے اپنی آخرت برباد مت کرو!

---

1 ...بخاری، کتاب بدء الوحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

اس وقت یزیدی فوج میں ایک خُوبرُو بہادُر موجود تھا، اُن کا نام تھا: **حُرّ بن یزید**۔ ان کا دِل کچھ تو پہلے ہی بے چین تھا، امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا خطبہ سُن کر بے چینی اور بڑھ گئی، بیقراری ایسی ہوئی کہ ایک جگہ ٹھہر نہ پائے، یزیدی لشکر کے سپہ سالار عَمرو بن سعد کے پاس پہنچے، کہا: تم امام کے ساتھ جنگ کروگے تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو کیا جواب دوگے ؟ عَمرو بن سعد کے پاس اس سُوال کا کوئی جواب نہیں تھا مگر افسوس! دُنیا کی محبّت جب دِل پر چڑھی ہو تو کوئی نصیحت کام نہیں آتی...!! عَمرو بن سعد پر بھی نصیحت نے اَثَر نہ کیا۔ حضرت حُرّ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ یہاں سے مایُوس ہو کر واپس میدان میں آئے ❁ بدن کانپ رہا ہے ❁ چہرہ زَرْد ہے ❁ پریشانی کے آثار صاف نظر آرہے ہیں ❁ دِل اتنی زور سے دھڑک رہا ہے کہ پاس کے سپاہی بھی حیران ہیں۔

ان کے بھائی مُصْعَب بھی ساتھ ہی موجود تھے۔ پوچھا: بھائی...!! تم بہادُر ہو، بہترین جنگجو ہو، تم پہلی بار تو جنگ میں نہیں آئے...!! تم نے بہت سارے بہادُروں کو دُھول چٹائی ہے، پھر آج کیا مُعَاملہ ہے؟ یہ بے چینی کیسی ہے؟ حضرت حُرّ نے محبّتِ اَہْلِ بیت میں ڈُوب کر، خوفِ خُدا سے لرزتے ہوئے کہا: بات یہ ہے کہ یہ جنگ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادوں کے ساتھ ہے، کسی دشمن کے ساتھ نہیں بلکہ اپنی ہی آخرت کے ساتھ لڑائی ہے، میں اس وقت جنّت و دوزخ کے درمیان کھڑا ہوں، دُنیا پُوری طاقت کے ساتھ مجھے جہنّم کی طرف کھینچ رہی ہے، اس لئے دِل کانپ رہا ہے۔

حُر نے فرمایا: برادر! تجھے یہ بھی ہے خبر	اس لڑائی میں مُقابِل ہے پیمبر کا پِسَر (بیٹا)
عاقبت سے جسے لڑنا ہو بِلا خوف و خطر	اس لڑائی میں دِکھائے وہ دلیری کے ہُنَر

درمیانِ دوزخ و جنّت کے کھڑا ہوں میں یہاں	خوفِ دوزخ سے ہُوں اس وقت بے تاب و تواں

ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک بار پھر امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی آواز گونجی، فرمایا: **کوئی ہے جو آج آلِ رسول پر جان قربان کرے اور رسولِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حُضُور کامیابی پائے...!!**

اللہ! اللہ! یہ پیاری آواز سننے کی دیر تھی، حضرت حُرُ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے گھوڑا دوڑا دیا، یزیدی ظالِم سمجھ رہے تھے کہ شاید امامِ عالی مقام پر حملہ کرنے جا رہے ہیں مگر یہاں تو مُعَاملہ کچھ اَور ہی تھا، حضرت حُرُ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ امامِ عالی مقام کی خِدْمت میں حاضِر ہوئے، گھوڑے سے اُترے، ادب کے ساتھ کھڑے ہوئے، عرض کیا: اے اِبْنِ رسول! میں وہی حُرُ ہوں، جس نے پہلے آپ کا راستہ روکا تھا، میری غلطی مُعَاف فرما دیجئے! اور آج اَہْلِ بیت پر اپنی جان قربان کرنے کی اجازت دے دیجئے! امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے ان کی معذرت قبول فرمائی اور انہیں اپنے لشکر میں شامِل فرما لیا۔

حُر کو جنّت بھی ملی، اَوجِ شہادت بھی مِلا	اِک نظر میں شاہ نے قطرے کو دریا کر دیا

جب حضرت حُرُ کے بھائی مُصْعَب بن یزید نے یہ منظر دیکھا تو انہیں بھی جوش آیا، انہوں نے بھی گھوڑا دوڑایا اور اَہْلِ بیتِ اَطْہَار کے پاک لشکر میں شامِل ہو گئے۔

دورانِ جنگ یہ دونوں بھائی اور ان کا ایک غُلام خُوب لڑے، اکیلے حضرت حُرُ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے تقریباً 40 یزیدیوں کو جہنّم پہنچایا[1] آخر چوٹ کھا کر گِرے اور شہادت کا جام پِی کر جنّت کی طرف بڑھ گئے۔[2]

---

1 ...شامِ کربلا، صفحہ: 255۔

2 ...سوانحِ کربلا، صفحہ: 146 تا 150 ملخصاً۔

اعلیٰ حضرت کے بھائی جان مولانا حَسَن رضا خان صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: جب حضرتِ حُر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ زخمی ہو کر گرے تو آپ نے امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کو پُکارا، امامِ عالی مقام بے قرار ہو کر تشریف لائے، یزیدیوں سے لڑتے ہوئے اپنے جاں نثار تک پہنچے، حضرت حُر کو میدان سے اُٹھایا، خیمے کے قریب تشریف لائے اور سُبْحٰنَ الله! امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ نے حضرت حُر کا سَر اپنی گود میں رکھ لیا، بڑے پیار سے ان کا ماتھا اور رُخسار صاف کئے، حضرت حُر کی سانسیں ابھی باقی تھیں، آپ نے آنکھیں کھول دیں، مسکرا کر امام عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کی طرف دیکھا اور عرض کیا: حُضُور...!! اب تو مجھ سے خُوش ہیں؟ امام عالی مقام نے فرمایا: ہاں! میں راضی ہوں، اللہ بھی تم سے راضی ہو جائے...!! حضرت حُر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ خوشخبری سُنی اور اس کے ساتھ ہی آپ کی رُوح جسم سے پرواز کر گئی۔(1)

آرزو یہ ہے کہ نکلے دم تمہارے سامنے | تم ہمارے سامنے ہو ہم تمہارے سامنے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کی طرف بڑھنا ہمت کی بات ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک حضرت حُر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قربانی قبول فرمائے، ذرا غور فرمایئے! یہ کتنی ہمّت کی بات ہے...!! حضرت حُر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ یقین کے ساتھ جانتے تھے کہ یزیدی لشکر سے نکلنے کا مطلب شہادت ہے ❁ آپ کی اَوْلاد بھی تھی ❁ گھر والے بھی تھے ❁ آپ جانتے تھے کہ میرا ایک فیصلہ میرے بچوں کو یتیم کر دے گا ❁ اِس کے باوُجود آپ نے کیسی ہمّت فرمائی ❁ ایک طرف عہدہ ہے ❁ منصب ہے ❁ عزّت ہے ❁ شُہرت ہے ❁ دولت ہے ❁ اور دوسری طرف جنّت ہے ❁ آپ نے عہدہ ❁ منصب ❁ دولت ❁ عزّت

(1)... آئینہ قیامت، صفحہ:67۔

وغیرہ سب کچھ چھوڑا اور جنّت کی طرف بڑھ گئے۔ **روایتوں میں ہے:** جب حضرت حُرّ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ لشکرِ یزید سے نکل کر امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی خِدمت میں حاضِر ہو گئے تو ایک یزیدی نے پُکار کر کہا: اے حُر! ہم تو تمہیں عقل مند سمجھتے تھے، آج تم نے یہ کیسا فیصلہ کیا...؟ کَثْرت یزید کی طرف ہے ❁ جیت یزید کی ہو گی ❁ مال و دولت یزید کے پاس ہے ❁ حکومت یزید کی ہے، یہ سب کچھ چھوڑ کر تم امام حُسَین کی طرف چلے گئے؟

اب حضرت حُرّ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا ایمان افروز جواب سنیئے! آپ نے فرمایا: میں نے جنّت اور جہنّم میں سے جنّت کا فیصلہ کیا، خُدا کی قسم...!! چاہے میں کٹ جاؤں، جلا دیا جاؤں مگر جنّت پر کسی چیز کو ترجیح نہیں دُوں گا۔ (1)

ہزاروں میں بہتر تن تھے تسلیم و رضا والے	حقیقت میں خُدا اِن کا تھا اور یہ تھے خُدا والے
یہ نعرہ حُر کا تھا جس وقت فوجِ نار سے نکلا	کہ دیکھو! یُوں نکلتے ہیں جہنّم سے خُدا والے
حُسَین ابنِ علی کی کیا مدد کر سکتا تھا کوئی	یہ خُود مشکل کُشَا تھے اور تھے مشکِل کُشَا والے
دوائے دَرْدِ عصیاں پنج تن کے دَر سے ملتی ہے	زمانے میں یہی مشہور ہیں دارُ الشّفا والے

سُبۡحٰنَ اللہ! یہ ہے اِیْمانی سوچ...!! یہ ہے ایمانی فیصلہ...!! یہ ہمّت آسان نہیں ہوتی، یہ حوصلہ کرنا آسان نہیں ہوتا، اللہ پاک جن کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرمالیتا ہے، یہ ہمّت وہی کرتے ہیں۔

جنّت کی طرف دوڑ پڑیئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اس میں ہمارے لئے بھی سبق ہے، ذرا غور فرمایئے! ❁ کیا ہم نہیں جانتے کہ نماز پڑھنے سے جنّت ملتی ہے؟ نہ پڑھنے میں جہنّم کی حقداری ہے؟ ہم جانتے

1 ...البدایہ والنہایہ، جز:8، جلد:4، صفحہ:577۔

ہیں مگر ترجیح کس کو دی جاتی ہے؟ افسوس! لوگ کام کاج کو ترجیح دیتے ہیں، دُکانداری کو ترجیح دیتے ہیں، دُنیوی ضروری کاموں کو ترجیح دیتے ہیں، معمولی معمولی کاموں کی خاطِر جماعت چھوڑ دیتے ہیں بلکہ نماز تک قضا کر دیتے ہیں ❁ ہم جانتے ہیں روزہ رکھنے سے جنّت ملتی ہے مگر کتنے ایسے ہیں، جو رَمَضَانُ الْمُبارَک کے فرض روزے بھی قضا کر ڈالتے ہیں ❁ ہم جانتے ہیں کہ تِلاوت کرنے سے جنّت ملتی ہے مگر افسوس! کئی کئی مہینوں تک قرآنِ کریم کی زِیارت تک نصیب نہیں ہوتی ❁ ہم جانتے ہیں کہ ذِکْرُ اللہ کی برکت سے جنّت ملتی ہے مگر فضول گپ شپ سے، سوشل میڈیا سے فرصت ہی نہیں ملتی ❁ ہم جانتے ہیں کہ اچھے اَخلاق جنّت میں جانے کا ذریعہ ہیں مگر کیا کریں؟ غُصّہ بہت آتا ہے ❁ ہمیں معلوم ہے کہ ماں باپ کی خِدمت دوجہاں میں کامیابی کا ذریعہ ہے ❁ ہم جانتے ہیں کہ سچ جنّت کا اور جھوٹ جہنّم کا رستہ ہے ❁ ہم جانتے ہیں کہ لڑائی جھگڑے، گالی گلوچ وغیرہ جہنّم میں جانے کا سبب ہیں ❁ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ گانے باجے وغیرہ گُناہ جہنّم میں لے جاتے ہیں مگر افسوس...!! ہمارے ہاں عام طَور جنّت میں لے جانے والے اَعْمال کو نہیں بلکہ جہنّم کا حقدار بنانے والے کاموں کو ترجیح دی جاتی ہے۔

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! سُن لیجئے! حضرت حُر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زندگی ہمیں یہ سبق دے رہی ہے کہ سَر کٹتا ہے تو کٹ جائے، جان جاتی ہے تو چلی جائے مگر ایک مسلمان کا قدم اُٹھتا ہے تو صِرف جنّت کی طرف اُٹھتا ہے، ایک مسلمان طلبگار ہے تو صِرف جنّت کا طلبگار ہوتا ہے، مسلمان مال و دولت، عیش و عشرت، شہرت و عزّت کو نہیں دیکھتا، ایک سچّا مسلمان اللہ و رسول کی رضا کے پیچھے چلتا ہوا، جنّت میں پہنچنے کی کوشش کیا کرتا ہے۔ یہی مسلمان

کی شان ہے اور اسی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَۙ(۱۳۳) (پارہ:4، اٰل عمران:133)

ترجمۂ کنزُ العِرفان: اور اپنے ربّ کی بخشش اور اس جنّت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ وہ پرہیز گاروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھئے! آیتِ کریمہ میں صاف فرما دیا گیا: جنّت کی طرف دوڑ کر پہنچو...!! کون سی جنّت...؟ وہ جنّت کہ اگر 7 آسمانوں کو ساتھ ساتھ جوڑ کر بچھا دیا جائے، پھر 7 زمینوں کو بھی اسی طرح جوڑ کر بچھا دیا جائے تو جتنا فاصلہ بنے گا، جنّت کی چوڑائی اتنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے اور یہ تو اس کی چوڑائی کی بات ہے، لمبائی کتنی ہے، یہ تو عقل میں آ ہی نہیں سکتا ہے بلکہ **عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: یہ بھی صِرف جنّت کے ایک طبقے کی چوڑائی ہے، باقی جنّت کتنی بڑی ہے، اس کا تو اندازہ ہی نہیں لگایا جاسکتا۔**(1)

تو اللہ پاک فرماتا ہے: اے میرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے غُلامو! اس عظیمُ الشّان جنّت کی طرف دَوڑ پڑو...!! جلدی چلو! دیکھئے! ہم اس دُنیا میں سَفَر کرتے ہیں ❁ کچھ سَفَر پیدل کئے جاتے ہیں ❁ کچھ سائیکل یا موٹر سائیکل پر کئے جاتے ہیں ❁ کچھ سَفَر بَس یا کار وغیرہ پر کئے جاتے ہیں ❁ اور اگر کہیں بہت جلدی جانا ہو تو جہاز کے ذریعے اُڑ کر سَفَر کرتے ہیں، یعنی موجودہ دَور میں تیز تَرِین سَفَر جہاز کا ہے، اللہ پاک نے ہمیں حکم دیا کہ جنّت کی طرف دَوڑو! مطلب کیا ہے؟ یہ کہ تیز سے تیز تَرِیْن سَفَر جو تم کرسکتے ہو، اُتنا تیز سَفَر کرکے جنّت کی طرف پہنچو...!! کیسے پہنچنا ہے؟ ❁ نمازیں پڑھ کر ❁ روزے رکھ کر ❁ حج کے ذریعے ❁ عمرہ کر

(1)... تفسیرِ نعیمی، پارہ:4، اٰل عمران، زیرِ آیت:133، جلد:4، صفحہ:203 مفہوماً۔

کے ❁ درودِ پاک کی کثرت کر کے ❁ نیک کاموں میں جلدی کر کے ❁ حُسنِ اَخلاق کے ذریعے ❁ عِلْمِ دین سیکھنے میں کوشش کے ذریعے ❁ والدین کی خِدمت کر کے ❁ پیارے نبی، اچھے نبی، سچے نبی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں اپنا کر ❁ داڑھی سجا کر ❁ عمامہ پہن کر ❁ راہِ خُدا میں سَفَر کر کے ❁ نیکی کی دعوت عام کر کے ❁ مدنی قافلوں میں سَفَر کر کے ❁ نیک اعمال پر اِستقامت کے ذریعے ❁ غرض ہر وہ کام جو جنّت میں لے جانے والا ہے، ہم اس میں تیزی کریں، ان کاموں کی طرف دَوڑ کر پہنچیں، اس کی برکت سے جنّت کی طرف بڑھتے چلے جائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں جنّت کا شوق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

یہ مِزاح کا وقت نہیں ہے...!!

کربلا والے جنّت کے کیسے شوقین تھے، ایک روایت سنیئے! 10 مُحَرَّم شریف کی صبح جب بس لڑائی شروع ہونے ہی والی تھی، اس سے کچھ دیر پہلے کی بات ہے، حضرت عبد الرحمٰن بن عبدُ الرَّبّ اور حضرت بُرَیر ہَمْدَانی رَحمۃُ اللہِ علیہما ایک ساتھ کھڑے تھے، حضرت بُرَیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت عبدُ الرحمٰن رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ خوش طبعی والی باتیں شروع کر دِیں۔ حضرت عبد الرحمٰن رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بُرَیر! یہ کونسا وقت ہے ایسی باتیں کرنے کا؟ فرمایا: میری قوم جانتی ہے کہ میں سنجیدہ آدمی ہوں لیکن خُدا کی قسم! اس وقت میں بہت خُوش ہوں، ابھی بَس کچھ ہی دیر بعد شہادت نصیب ہو گی اور ہم جنّت میں پہنچ جائیں گے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! شوق دیکھئے کیسا نِرالا ہے! سامنے 12 ہزار کا لشکر ہے، شہادت بالکل یقینی ہے، 3 دِن سے پانی بند ہے، مشکلات چاروں طرف سے گھیرے

1 ...تاریخ طبری، السنۃ الحادیۃ والستون، فیہا مقتل الحسین، جلد:3، صفحہ:318 مفہوماً۔

کھڑی ہیں، بعض لوگ واقعۂ کربلا بیان کرتے ہوئے کربلا والوں کو بہت ہی لاچار، انتہائی بےبَس بنا کر دکھاتے ہیں، جبکہ حالت کیا تھی؟ یہ خوش نصیب اللہ پاک کی رضا میں راضی اور دِل سے خُوش تھے، آپس میں خوش طبعی کر رہے تھے اور خوشی کس بات کی تھی...!! عنقریب شہادت نصیب ہو گی، امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ پر جان قربان کرنا نصیب ہو گا اور ہم مالکِ جنّت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے کرم سے جنّت میں پہنچ جائیں گے۔

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مؤمن | نہ مالِ غنیمت، نہ کِشور کُشائی [1]

وضاحت: مومنوں کی شان یہ ہے کہ نہ یہ مالِ غنیمت چاہتے ہیں، نہ اپنے جھنڈے لگوانا چاہتے ہیں، ان کا مقصد، ان کا مطلوب تو صِرف یہ ہوتا ہے کہ اللہ پاک کے نام پر جان قربان کر کے اس کے حُضُور کامیاب ہو جائیں۔

صحابیٔ رسول کا شوقِ جنّت

حضرت جابِر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: غزوۂ اُحُد کا موقع تھا، ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! آپ کیا فرماتے ہیں: اگر میں راہِ خُدا میں لڑتا ہوا شہید ہو جاؤں تو کہاں پہنچوں گا؟ فرمایا: جنّت میں۔ راوِی کہتے ہیں: وہ صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ اس وقت کھجوریں ہاتھ میں لئے ہوئے تھے، انہوں نے وہ کھجوریں بھی نہ کھائیں، جنگ میں کُود گئے اور غیر مسلموں سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ [2]

سُبۡحٰنَ اللہ! کیسا کمال کا شوق ہے...!! ہاتھ میں کھجوریں موجود ہیں مگر صحابیٔ رسول کو جنّت میں پہنچنے کی جلدی تھی، چند کھجوریں کھانے میں کتنا ٹائم لگتا ہے، چند سیکنڈ یا منٹ ہی تو

---

1 ...کلیاتِ اقبال (اردو)، بالِ جبریل، صفحہ:432۔

2 ...بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ احد، صفحہ:1017، حدیث:4046۔

لگتے ہیں مگر جنّت کی طرف جانے میں اتنی سی دَیر ہو جائے، صحابیٔ رسول کو یہ بھی گوارا نہ ہوا۔ اللہُ اکبر! ہمارا حال کیا ہوتا ہے...!! رمضان سے نمازیں شروع کروں گا۔ جمعے کو توبہ کرلُوں گا، کل سے یہ کام کیا کروں گا؟ ہم رمضان تک زِندہ رہ پائیں گے، یہ گارنٹی کس کے پاس ہے؟ کل کس نے دیکھی ہے، جنّت کی طرف جانا ہے، جنّت میں لے جانے والے کام کرنے ہیں، اس میں ایک منٹ کی بھی دَیر گوارا نہیں ہونی چاہئے، جنّت کی طرف آج اور ابھی سے سَفَر شروع کر دینا چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

آیئے! امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے نانا جان، رحمتِ دوجہان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں درخواست پیش کرتے ہیں:

گھر چھٹے یا سَر کٹے پَر گُم نہ ہو
دِین کی دولت اے نانائے حُسَین!
ہُوں گُناہوں کا مریضِ دائمی
دُور ہو شامت اے نانائے حُسَین!
واسطہ غوث و رضا کا دُور ہو
ہر بُری خصلت اے نانائے حُسَین!
نیکیوں میں دِل لگے ہر دَم، بنا
عامِلِ سُنّت اے نانائے حُسَین!
میں گُناہوں سے سدا بچتا رہوں
کیجئے! رحمت اے نانائے حُسَین![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کربلا کے جاں نثاروں کو سلام

پیارے اسلامی بھائیو! مُحرّم شریف کے مُبارَک دِن ہیں، امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ

---

[1] ...وسائلِ بخشش، صفحہ:257، 258ملتقطاً۔

اللہُ عنہ اور واقعۂ کربلا کی یادیں دِلوں میں تازہ ہیں۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ بلند رُتبہ لوگ جو کربلا کے میدان میں امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ تھے، آپ کے بلند دِینی مقصد کے لئے جانوں کے نذرانے پیش کر رہے تھے۔

بعض دفعہ ذِہنوں میں خیال ہوتا ہے کہ یہ سب لوگ جو کربلا میں شہید ہوئے، سارے اَہْلِ بیت ہی تھے بلکہ بعض نادان اعتراض بھی کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم میں سے کوئی بھی امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ نہیں تھا۔ یہ غلط بات ہے، معلومات کی کمی کی وجہ سے ہے ❀ اَوَّل تو دیکھئے! امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ جنگ کے لئے کربلا میں آئے ہی نہیں تھے، بھلا جنگ کے لئے جاتے ہوئے کوئی بچوں اور خواتین کو بھی ساتھ لے کر جاتا ہے...؟ اگر امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ جنگ کے اِرادے سے تشریف لاتے تو ہزاروں صحابہ کا لشکر ضرور آپ کے ساتھ ہوتا ❀ دُوسری بات یہ کہ وہ خوش نصیب جنہوں نے میدانِ کربلا میں جانوں کے نذرانے پیش کئے، وہ سب اَہْلِ بیت ہی نہیں تھے، ان میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم بھی تھے اور تابعین بھی تھے۔ میدانِ کربلا میں امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ کتنے افراد تھے، ان کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے، مشہور یہی ہے کہ 72 افراد تھے، بعض نے 82 اور بعض نے اس سے بھی زیادہ بتائے ہیں۔[1] ان میں (مرد، عورتیں اور بچے شامل کر کے کل) 19 افراد اَہْلِ بیت کے تھے، باقی سب صحابۂ کرام و تابعین تھے۔[2] مثلاً ❀ حضرت اَنَس بن حارِث رَضِیَ اللہُ عنہ صحابئ رَسول ہیں، آپ میدانِ کربلا میں شہید ہوئے[3] ❀ حضرت حَبیب

---

1 ...شامِ کربلا، صفحہ:253۔

2 ...تاریخ الاسلام للذہبی، جلد:2، صفحہ:363 بتصرف۔

3 ...الاصابہ فی تمیز الصحابہ، رقم:266، جلد:1، صفحہ:110۔

بن مُظَہِّر صحابیِ رسول ہیں، میدانِ کربلا میں شہید ہوئے[1] ❁ حضرت عبد اللہ بن یَقْطُر صحابیِ رسول ہیں، کربلا میں شہید ہوئے[2] ❁ حضرت عمّار ہَمْدانی رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں، کربلا میں شہید ہوئے[3] ❁ حضرت شَبِیب بن جَرّاد رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ صحابیِ رسول کے بیٹے ہیں، میدانِ کربلا میں شہید ہوئے[4] ❁ حضرت خُفَیۡنہ بن قَیس رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ صحابیِ رسول کے بیٹے ہیں، کربلا میں شہید ہوئے[5] ❁ حضرت قَیس بن مُسْہِر رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ صحابیِ رسول کے بیٹے ہیں، کربلا میں شہید ہوئے۔[6] اسی طرح اور بھی صحابہ و تابعین ہیں جو امامِ عالی مقام کے ساتھ کربلا میں شریک تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کے سامنے ڈھال بن کر کھڑے رہے اور شہید ہوئے۔[7]

بہر حال جو بھی امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ اس عظیم مقصد میں شریک تھے، شہید ہوئے یا اَسِیر (یعنی قید کر لئے گئے)، ہم سب کو ماننے والے، سب سے محبّت کرنے والے، سب کا ادب بجا لانے والے ہیں۔ امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ لکھتے ہیں:

کربلا کے جاں نثاروں کو سلام	فاطمہ زَہرا کے پیاروں کو سلام
یا حُسَین ابنِ علی مُشکل کُشا	آپ کے سب جاں نثاروں کو سلام
اَکْبَر و اَصْغَر پہ جاں قربان ہو	میرے دِل کے تاجداروں کو سلام

1 ...مراۃ الزمان، جلد:8، صفحہ:137۔
2 ...الاصابہ فی تمییز الصحابہ، رقم:6180، جلد:5، صفحہ:7۔
3 ...الاصابہ فی تمییز الصحابہ، رقم:6477، جلد:5، صفحہ:111۔
4 ...الاصابہ فی تمییز الصحابہ، رقم:1279، جلد:1، صفحہ:468۔
5 ...الاصابہ فی تمییز الصحابہ، رقم:3657، جلد:3، صفحہ:202۔
6 ...الاصابہ فی تمییز الصحابہ، رقم:8439، جلد:6، صفحہ:247۔
7 ...سوانح کربلا، صفحہ:150 بتصرف۔

جس کسی نے کربلا میں جان دِی	ان سبھی ایمان داروں کو سلام
رحمتیں ہوں ہر صحابی پر مُدام	اور خصوصاً چار یاروں کو سلام
جو حسینی قافلے میں تھے شریک	کہتا ہے عطّار ساروں کو سلام [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شُہدائے کربلا کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! کربلا کے جاں نثاروں کی بھی کیا شان ہے...!! یہ وہ خوش بخت ہیں جنہوں نے دِین کی بے مثال خِدمت کی، انہوں نے جانیں قربان کر کے یزیدی فتنے سے دِین کو بچا لیا اور امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے ساتھ بے مثال محبّت کی مثال قائِم کر دی۔ قرآنِ کریم کی بہت ساری آیات کی روشنی میں ان کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ آیئے! 2 آیات سُنتے ہیں:

(1): اللہ پاک فرماتا ہے:

فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ(۱۹۵)

(پارہ:4، ال عمران:195)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پس جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں انہیں ستایا گیا اور انہوں نے جہاد کیا اور قتل کر دیے گئے تو میں ضرور ان کے سب گناہ ان سے مٹادوں گا اور ضرور انہیں ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 605 تا 607 ملتقطاً۔

	ہیں (یہ) اللہ کی بارگاہ سے اجر ہے اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے۔

اس سے معلوم ہوا؛ وہ لوگ جنہوں نے دِین کی خاطِر اپنا گھر بار چھوڑا، اللہ پاک کی راہ میں ستائے گئے، رَبّ کے دُشمنوں کے ساتھ جنگ کی اور شہید کر دیئے گئے، انہیں اللہ پاک جنّت کے باغات میں داخِل فرمائے گا، وہ باغات جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔

(2): پارہ:2، سورۂ بقرہ، آیت:218 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۙ اُولٰٓىٕكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۲۱۸)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کیلئے اپنے گھر بار چھوڑ دیئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا؛ جنہوں نے دِین کی خاطِر گھر بار چھوڑے، اللہ پاک کی راہ میں دِین کے دُشمنوں سے لڑے، یہ کون ہیں؟ وہ لوگ جو اللہ پاک کی رحمت کی اُمّید رکھتے ہیں، بے شک اللہ پاک بخشنے والا مہربان ہے، ان خوش نصیبوں پر ضرور رحم و کرم کی بارش فرمائے گا۔

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! یہ اَوْصاف جو ان آیاتِ کریمہ میں بیان کئے گئے، شُہدائے کربلا، امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے جاں نِثاروں میں موجود ہیں، یہ وہی خوش نصیب ہیں ❁ جنہوں نے دِین کو یزیدی فتنے سے بچانے کے لئے اپنے گھر بار چھوڑے ❁ کربلا کے میدان میں پہنچے ❁ ظُلم و سِتَم کی آندھیوں کے سامنے پہاڑ بن کر

کھڑے ہوئے ❁ صبر اور برداشت کی عظیم مثال قائم کی اور ❁ اللہ پاک کی راہ میں لڑتے ہوئے شہادت کے رُتبے پر پہنچ گئے۔

شُہدائے کربلا بِلا حساب جنّت میں جائیں گے

روایت میں ہے: جنگِ صِفّین کا موقع تھا، مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ شیر خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ میدانِ کربلا سے گزرے، یہاں آپ نے نمازِ فجر ادا کی، پھر اس میدان سے مٹّی کی ایک مُٹھی بھری، اسے سُونگھا، پھر دَرْد بھرے لہجے میں کہا: اَوْہ...! اَوْہ...!! یہ وہ جگہ ہے جہاں ایک جماعت شہید کی جائے گی، وہ سب کے سب بغیر حساب کے جنّت میں داخِل ہوں گے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے شُہدائے کربلا کی...!! اس روایت سے حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ کا عِلْمِ غیب بھی واضِح ہے کہ وہ واقعہ جو ابھی سالوں بعد ہونا تھا، مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے پہلے ہی اس کی خبر ارشاد فرمادی۔

یہ شان ہے اُن کے غُلاموں کی | سرکار کا عالم کیا ہو گا...؟

پھر اس روایت سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ تمام کے تمام شُہدائے کربلا چاہے وہ اَہْلِ بیتِ اَطْہار ہوں یا صحابۂ کرام یا تابعین، جن خوش نصیبوں نے امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ پر اپنی جانیں قربان کیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! سب کے سب بلا حساب جنّت میں داخِل ہوں گے۔

کربلا تیری بہاروں کو سلام | جاں نثاری کے نظاروں کو سلام
قاسِم و عبّاس پر ہوں رحمتیں | کربلا کے شہسواروں کو سلام
جس کسی نے کربلا میں جان دی | ان سبھی ایمانداروں کو سلام

---

(1)...تاریخ دمشق، جلد:14، صفحہ:199۔

جاں نثارانِ کربلا کی عبادات

پیارے اسلامی بھائیو! کربلا کے جاں نِثار بہت ہی بلند کردار، بڑے عِبَادت گزار، نیک اور پرہیز گار تھے۔ **تاریخِ طبری میں روایت ہے:** سانحۂ کربلا کی آخری رات (یعنی جس رات کی صبح کو کربلا کا واقعہ پیش آیا) تمام اَہْلِ کربلا نے یہ رات عِبَادت و ریاضت کرتے ہوئے گزاری، یہ خوش نصیب اس رات کبھی نفل نمازیں پڑھتے، کبھی تَوبہ و اِسْتِغْفَار کرتے اور کبھی اللہ پاک کے حُضُور رَو رَو کر گڑگڑا کر دُعائیں کر رہے تھے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا ذَوق ہے کربلا والوں کا...!! دُشمن سامنے ہے، پانی بند ہے، حالات و واقعات یہی بتا رہے ہیں کہ زِندگی کی بَس آخری رات ہے، چاروں طرف سے مشکلات اور پریشانیاں گھیرے کھڑی ہیں اور یہ اللہ پاک کے نیک بندے ہیں کہ ذوق و شوق کے ساتھ، ہر مشکل ہر پریشانی کو بُھول کر اپنے رَبّ کے ساتھ لَو لگائے کھڑے ہیں۔

یہ غازی، یہ تیرے پُراَسرار بندے
جنہیں تُو نے بخشا ہے ذوقِ خُدائی
دو عالَم سے کرتی ہے بیگانہ دِل کو
عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی
شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مؤمن
نہ مالِ غنیمت، نہ کِشْوَر کُشَائی (2)

وضاحت: لفظ خُدائی کا مطلب ہے: امامت اور پیشوائی کرنا۔ یعنی اے مالکِ کریم! یہ غازی بھی تیرے عجیب بندے ہیں، ان میں ذوقِ امامت اور ذوقِ پیشوائی ہوتا ہے، ان کے دِل تیری محبّت سے سرشار ہوتے ہیں، اسی محبّت کے سبب یہ دونوں جہانوں سے بے پرواہ ہو کر بَس

1 ...تاریخ طبری، السنة الحادیة والستون، فیہا مقتل الحسین جلد:3، صفحہ:315۔
2 ...کلیاتِ اقبال (اردو)، بالِ جبریل، صفحہ:432۔

بندے تیرے ہو کر رہ جاتے ہیں، نہ یہ مالِ غنیمت چاہتے ہیں، نہ اپنے جھنڈے لگوانا چاہتے ہیں، ان کا مقصد، ان کا مطلوب تو صِرْف یہ ہوتا ہے کہ اللہ پاک کے نام پر جان قربان کر کے اس کے حُضُور کامیاب ہو جائیں۔

اللہ پاک ہمیں بھی ایسا ذوق، ایسا شوق نصیب کرے...!! ہمیں تو معمولی پریشانی آتی ہے تو ❁ شور کرنے لگتے ہیں ❁ بے صبری کرتے ہیں ❁ شکوے کرتے ہیں ❁ نیکیوں سے مُنہ پھیر لیتے ہیں، یہ کربلا والے ہیں ❁ یہ اللہ پاک کی محبّت سے سرشار ہیں ❁ باذَوق ہیں ❁ نیک پرہیز گار ہیں ❁ یہ رَبّ کی رضا کی خاطِر اپنا سب کچھ قربان کرنے والے لوگ ہیں ❁ کوئی مشکل ❁ کوئی پریشانی انہیں رَبّ کے دروازے سے دُور نہیں کر سکتی...!! اللہ پاک ہمیں ان کربلا والوں کا فیضان نصیب فرمادے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

کربلا کے پہلے شہید کی نِرالی تمنا

میدانِ کربلا میں جتنے خُوش نصیب شریک تھے، ان سب کا ایمانی جوش اور جذبہ بھی بہت کمال تھا۔ **کتابوں میں لکھا ہے:** کربلا کے میدان میں پہلے خوش نصیب جو شہادت کے رُتبے پر پہنچے، وہ حضرت مُسْلِم بن عَوْسَجَہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے۔ آپ یزیدی فوج میں اُترے، یزیدیوں کو انجام پر پہنچایا، اپنی بہادری کے جَوہَر دِکھائے، آخر زخم کھا کر جب زمین پر گِرے تو امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ اپنے دِیوانے کے پاس پہنچے، جسم زخمی ہے، خون بہہ رہا ہے، دَم لبوں پر ہے، اب بس آخری سانسیں تھیں، امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ ان کے قریب پہنچے، حضرت حبیب بن مُظَھّر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ساتھ تھے، حضرت حبیب نے فرمایا: اے مُسْلِم! اے میرے دوست! تمہیں مبارک ہو! شہادت کا رُتبہ پا کر جنّت میں جانے والے ہو۔

اس لمحے حضرت مُسْلِم بن عَوسَجَہ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا جوشِ ایمانی کیسا تھا، سنئیے! آپ نے امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی طرف اشارہ کیا اور حضرت حبیب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ سے فرمایا: اے حبیب! تمہیں میری وصیت ہے کہ میرے امام کی حفاظت کرنا، شہید ہو جانا مگر میرے امام کو آنچ مت آنے دینا۔[1]

اللہ! اللہ! یہ کیسی محبّت ہے...!! کیسا جوشِ ایمانی ہے، دَم لبوں پر ہے، بَس کچھ ہی منٹ کے بعد ان کے بچے یتیم ہونے والے ہیں، زوجہ بیوہ ہو جانے والی ہے، اس لمحے بھی نہ بچوں کی فِکْر ہے، نہ زوجہ کی فِکْر ہے، نہ کسی اور دُنیوی مُعَاملے کی فِکْر ہے، ہاں! فِکْر ستا رہی ہے تو وہ ایک ہی ہے کہ میں تو شہید ہو رہا ہوں، میں تو اپنے امام پر جان قربان کر رہا ہوں، اب میرے بعد امام کو آنچ نہ آئے۔

کربلا کے ایک اور جاں نثار کی ایمان افروز قربانی کا ذِکْر سنئیے!

حضرت وَہُب کی جاں نثاری

حضرت وَہُب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بنو کلب قبیلے کے نوجوان تھے، والِد صاحِب وفات پا چکے تھے، بُوڑھی، بیوہ ماں کے اکلوتے بیٹے تھے، نئی نئی شادی ہوئے صِرْف 17 دِن ہی گزرے تھے، ایک دِن اَمِّی جان روتے ہوئے ان کے پاس آئیں، فرمایا: بیٹا! تُو میری آنکھوں کا نُور ہے، مجھے تیری جُدائی برداشت تو نہیں مگر آج وقت قربانی کا ہے، کربلا کے میدان میں نواسۂ رسول صبر و استقامت کا امتحان دے رہے ہیں، میری خواہش ہے کہ تُو بھی امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ پر جان قربان کرے۔

ہونہار بیٹے نے ماں کی فرمائش پر فورًا لبیک کہا، نئی نَویلی دُلہن کو اپنے نیک ارادے

---

1 ...البدایہ والنہایہ، جز:8، جلد:4، صفحہ:579۔

سے خبر دار کیا اور میدانِ کربلا کی طرف روانہ ہوگئے۔ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی خِدمت میں سلام پیش کیا اور وقت آنے پر اجازت لے کر میدان میں اُتر گئے۔

اللّٰہُ اکبر! نوجوان خُون محبّتِ اَہْلِ بیت اور شوقِ جنّت سے سرشار تھا، یزیدی ظالِم سامنے آتے جاتے ہیں، حضرت وَہب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ انہیں گاجَر مُولی کی طرح کاٹتے جاتے ہیں، آخر سیاہ دِل یزیدیوں نے آپ پر ایک دَم سے حملہ کیا، آپ زخموں سے چُور ہو کر زمین پر تشریف لے آئے، فوراً ہی ایک ظالِم یزیدی نے آگے بڑھ کر آپ کا سَر تَن سے جُدا کر دیا۔ آپ کا سَر آپ کی اَمّی جان نے اپنی جھولی میں رکھا، پیار کیا اور کہا: بیٹا! اب تیری ماں تجھ سے راضِی ہوئی، پھر آپ کی نئی دُلہن کی گود میں سَر رکھا گیا، دُلہن نے اسی وقت جُھرجُھری لی اور اُن کی بھی رُوح پرواز کر گئی۔[1]

سُرخروئی اسے کہتے ہیں کہ راہِ حق میں | سر کے دینے میں ذرا تو نے تأمُّل نہ کیا

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اہلِ بیت اَطْہار رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کی محبت اور جذبۂ شہادت بھی کیسی عظیم نعمت ہے، صرف 17 دن کا دولہا میدان کربلا میں دشمنوں کے لشکرِ جَرَّار سے تن تنہا ٹکرا گیا اور جام شہادت پِی کر جنّت کا حقدار ہو گیا۔

عظیم قربانی، نِرالا اِنْعام

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ دِین کی خاطر قربانی کے لئے ہمیشہ تیار رہیں، جب بھی دِین کے لئے قربانی دینے کا موقع آئے تو بالکل پیچھے نہ ہٹیں، خوش دِلی کے ساتھ، استقامت اور حوصلے کے ساتھ، نہایت بہادری اور شان کے ساتھ قربانی پیش کریں، اس کا جو اِنْعام ملے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! وارے نیارے ہو جائیں گے۔ آیئے! میں آپ کو راہِ

1 ...سوانح کربلا، صفحہ: 141 تا 146 ملخصاً۔

خُدا میں پیش کی گئی ایک عظیم قربانی اور اس پر ملنے والے اِنْعام کی داستان سُناتا ہوں۔

ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ تھے، نام مُبارَک **سَعْد** تھا اور رنگ کالا تھا، ایک دِن بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: یارسولَ اللہ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا میرے کالے رنگ کی وجہ سے مجھے جنّت میں جانے سے روک دیا جائے گا؟ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم اللہ و رسول پر ایمان رکھتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! میں 8 ماہ پہلے ہی مسلمان ہوا ہوں۔ فرمایا: خُدا کی قسم! پھر تمہارا رنگ تمہیں جنّت سے نہیں روکے گا۔ حضرت سَعد رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جب بات ایسی ہے (کالا رنگ جنّت میں جانے سے رُکاوٹ نہیں ہے) تو پھر مجھے کوئی رشتہ کیوں نہیں دیتا؟

اب اَصْل معاملہ واضح ہو چکا تھا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم فُلاں صحابی کے ہاں جاؤ! انہیں کہو کہ اللہ پاک کے رسول صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تمہاری بیٹی کا نِکاح مجھ سے کر دیا ہے۔

حضرت سَعد رَضِیَ اللہُ عنہ ان صحابی کے گھر پہنچے، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام انہیں پہنچایا، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہ الحمد للہ! فرمانبردار تھے، انہوں نے پیغام سُنا تو فوراً بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور اپنی بیٹی کا نِکاح حضرت سَعد رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ کر دیا۔ اب پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَعد رَضِیَ اللہُ عنہ کے لئے پیسوں کا اہتمام فرمایا، انہوں نے پیسے لئے اور اپنی زوجہ کے لئے کچھ چیزیں خریدنے بازار چلے گئے۔

اب یہ موقع قربانی کا ہے، نہ جانے کب سے دِل میں شادِی کی حسرت ہو گی، آج وہ حسرت پُوری ہوئی، حضرت سَعد رَضِیَ اللہُ عنہ کا ابھی ابھی نِکاح ہوا ہے، ابھی زوجہ کو دیکھا

بھی نہیں ہے، بازار سے اپنی نئی دلہن کے لئے چیزیں خرید رہے تھے کہ اِعْلان ہوا: اے لوگو! پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! جنگ کے لئے روانہ ہونے کو ہیں، سب جلد حاضِر ہو جائیں۔ حضرت سَعد رَضِیَ اللہُ عنہ نے یہ اِعْلان سنا تو سَر آسمان کی طرف اُٹھایا اور کہا: اے اللہ کریم! میں ان پیسوں کو تیری اور تیرے محبوب صلّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے لئے خرچ کروں گا۔ چنانچہ آپ نے ان پیسوں سے ایک گھوڑا، ایک نیزہ، ایک تلوار اور ایک ڈھال خریدی عمامہ باندھا، جنگ کی تیاری کی اور لشکرِ اسلام کے ساتھ جا ملے۔ جنگ میں شریک ہوئے، بڑی بہادری کے ساتھ لڑے، کئی دشمنوں کو جہنّم پہنچایا، آخر میدانِ جنگ میں ایک آواز گونجی: **سعد کو نیزہ لگا اور وہ شہید ہو گئے۔**

یہ قربانی تھی، اس جنگ میں شہید تو اور صحابہ بھی ہوئے ہوں گے لیکن حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عنہ کی طرح نئی دلہن کو انتظار کرتے چھوڑ کر، دِل کی حسرتیں دِل ہی میں دبا کر شاید کوئی نہ آیا ہو گا، اس لئے ان کی قربانی دوسروں کی نسبت بہت مختلف تھی، اس قربانی کی شان نِرالی تھی۔ اس عظیم قربانی پر انہیں اِنْعام کیا مِلا، ذرا دِل تھام کر سنیئے!

روایت میں ہے: جب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو حضرت سَعد رَضِیَ اللہُ عنہ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ صلّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے فَرَفَعَ رَاْسَهٗ وَوَضَعَهٗ عَلٰى حِجْرِهٖ رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا سَر اُٹھایا اور اپنی جھولی مبارک میں رکھ لیا وَ مَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ التُّرَابَ بِثَوْبِهٖ اور اپنے کپڑوں سے ان کے چہرے کی مٹی صاف کی اور فرمایا: مَا اَطْيَبَ رِيْحَكَ وَ اَحَبَّكَ اِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهٖ (اے سعد!) تمہاری خوشبو کتنی پیاری ہے، تم اللہ و رسول کے کتنے پیارے ہو...!!

اللہ! اللہ! حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عنہ کے اس نصیب پر ہزار جانیں فِدا ہوں، کیسا نرالا نصیب ہے، زمانہ جن کی ایک جھلک دیکھنے کو ترستا ہے، فرشتے جن کے در پر حاضِری کی خواہش کرتے ہیں، وہ بلند رُتبہ نبی، رسولِ ہاشمی صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جن کا اُمَّتی ہونے کی خواہش انبیاء نے کی، وہ محبوبِ خُدا صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابی پر کیسی شفقت فرما رہے ہیں، جب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا سَر اپنی جھولی میں رکھا ہو گا، اپنے کپڑوں سے ان کے چہرے کی مٹی صاف کی ہو گی، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کو ان پر کیسا رَشک آیا ہو گا...!!

مگر یہ اِنْعَامات یہیں پر ختم نہ ہوئے، روایت میں ہے: پیارے آقا، رسولِ خُدا صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم روئے، پھر مسکرائے اور اپنا چہرہ مبارک ایک طرف پھیر لیا اور فرمایا: وَرَدَ الْحَوْضَ وَ رَبِّ الْکَعْبَۃِ رَبِّ کعبہ کی قسم! سَعد حوضِ کوثر پر پہنچ چکے ہیں۔

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! آپ پہلے روئے، پھر مسکرائے اور چہرہ مبارک ایک طرف کو پھیر لیا، اس میں کیا حکمت تھی۔ فرمایا: رویا میں سعد کی محبّت میں تھا اور اللہ پاک نے سعد کو جو مقام عطا فرمایا، اسے جس عزّت سے نوازا ہے، اسے دیکھ کر مسکرا دیا اور میں نے دیکھا کہ جنّتی حُوریں جو سعد کے نِکاح میں دی گئیں، وہ دوڑتی ہوئی، اس کی طرف آ رہی تھیں، اُن سے حیاء کے سبب میں نے اپنا چہرہ پھیر لیا تھا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے قربانی...!! اور یہ ہے قربانی کا اِنْعام...!!

جس دَھج سے کوئی مَقْتَل میں گیا، وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے، اس جاں کی کوئی بات نہیں

1 ... تنبیہ الغافلین، صفحہ: 353، 354 ملخصاً۔

وضاحت: جان تو ہر بندے کی جانی ہی ہے، چاہے بستر پر جائے یا کہیں اور، ایسا بندہ عام طور پر بھلا دیا جاتا ہے لیکن جو اللہ پاک کے نام کا کلمہ بلند کرتے ہوئے اس دنیا سے جائے وہ رہتی دنیا تک یاد رہتا ہے۔

گفتار کے غازی

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم راہِ دِین میں کیسی کیسی قربانیاں پیش کیا کرتے تھے۔ مگر آہ! آج ہم بہانے بناتے ہیں ❁ ہمارے پاس دُنیا کے ہر کام کے لئے وقت ہے مگر دِین کی خدمت کے لئے ❁ قرآن و حدیث سیکھنے کے لئے ❁ عِلْمِ دِین حاصِل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کے لئے وقت نہیں ہے ❁ اپنی عیش و عشرت کے لئے ہزاروں لاکھوں بھی خرچ کر لئے جاتے ہیں مگر دِین کی خِدْمت کے لئے مال قربان کرتے ہوئے دِل گھٹتا ہے ❁ اپنی صلاحیات کا استعمال کر کے بہت ساری دُنیا تو اکٹھی کر لیتے ہیں مگر دِین کی خاطِر اپنی صلاحیات پیش نہیں کرتے ❁ جان کی بازی لگانا تو دُور کی بات ہے، ہم سے وقت اور مال کی بھی قربانی نہیں دی جاتی...!!

تھے تو آباء وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو...؟ | ہاتھ پر ہاتھ دھرے مُنتَظِر فردا ہو

وضاحت: پہلے کے مسلمان جو ہمارے ہی آباواجداد تھے، وہ اللہ پاک کی راہ میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے میں ذرا بھی ہچکچاتے نہیں تھے لیکن آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ دَھرے غیبی امداد آنے کے انتظار میں ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم غور کریں! آخر وہ کون سا جذبہ تھا کہ جس جذبے کے تحت امامِ عالی مقام امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے ایسی عظیمُ الشان قربانی پیش کی، صحابۂ کرام

رَضِیَ اللہُ عنہم قدم قدم پر قربانیاں دیتے رہے۔ بات یہی ہے کہ ❁ وہ بلند رُتبہ حضرات کامِلُ الْاِیْمان تھے ❁ وہ جوشِ ایمان کے جذبے سے سرشار تھے اور ❁ آہ! آج کا مسلمان اَکْثَر کمزوریٔ ایمان کا شکار ہے ❁ اُن کے پیشِ نظر ہر دم اللہ و رسول کی رضا ہوا کرتی تھی مگر افسوس! آج کے مسلمانوں کی اَکْثَرِیّت کی اب اس طرف کوئی تَوَجُّہ نہیں ❁ وہ اللہ و رسول کی محبّت سے سرشار تھے مگر آہ! آج کے مسلمانوں کی بھاری اَکْثَرِیَّت دُنیا کی محبّت میں غرق ہے ❁ وہ اعلیٰ کردار کے مالِک ہوا کرتے تھے مگر آج اَکْثَر مسلمان صِرْف گُفتار (یعنی باتوں) کے غازی بن کر رہ گئے ہیں۔

❁ آہ! افسوس! ہم نے دُنیا کی محبّت میں ڈُوب کر ❁ رضائے اِلٰہی کے کاموں سے دُور ہو کر ❁ اپنی زندگیوں کو گُناہوں سے آلُودہ کر کے ❁ اپنے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کا عامِل بننے کی بجائے غیروں کے فیشن کو اپنا کر اپنی حالت خُود آپ بگاڑ ڈالی ہے۔ افسوس! صد ہزار افسوس! ہم بے عملی کے سبب ذِلّت و رُسوائی کے گہرے گڑھے میں بہت تیزی کے ساتھ گرتے چلے جا رہے ہیں۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وَقتِ دُعا ہے | اُمّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے | پردیس میں وہ آج غریبُ الْغُربا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخِر ہیں تمہارے | نسبت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی | ہاں ایک دُعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے

احساسِ ذمّہ داری پیدا کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں سنجیدگی کے ساتھ اپنے کردار کا جائِزہ لینا چاہیے ❁ ہم پر لازِم

ہے کہ اپنے گُناہوں سے سچّی توبہ کریں ❁ اپنے اندر جوشِ ایمانی پیدا کریں ❁ اور یہ ذِہن بنالیں کہ میں نے دِین کی خدمت کرنی ہی کرنی ہے ❁ کاش! سب یہ مدنی مقصد اپنا لیں کہ **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اگر ہم اپنی ذِمّہ داری کو سمجھ کر، اللہ و رسول کی محبّت میں ڈُوب کر اس مدنی مقصد کو پُورا کرنے میں لگ جائیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دونوں جہان میں بیڑا پار ہو جائے گا۔

بھلائی کی باتیں سکھانے کی فضیلت

امام ابو نُعَیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ کہ میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وحشت نہ ہو۔[(1)]

مبلغین کی قبریں جگمگائیں گی

اے عاشقانِ رسول! اس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے اور سکھانے کا اَجر و ثواب معلوم ہوا۔ سُبْحٰنَ اللہ! جو سنتوں بھرے بیانات کرتے ہیں، دَرْس دیتے اور سنتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ان کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، اللہ پاک نے چاہا تو ضرور ان کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی، جو نیکی کی دعوت عام کرتے ہیں، مدنی قافلوں میں سَفَر کے ذریعے نیک اَعمال کی ترغیب دِلاتے ہیں، سنتوں بھرے اجتماعات میں

1 ...حلیۃ الاولیا، جلد:6، صفحہ:5، رقم:7622۔

شرکت کی دعوت دیتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ان کی قبریں بھی نورِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے نُوْرٌ عَلٰی نُوْر ہوں گی۔

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے | جلوہ فرما ہوگی جب طَلعَت رسول اللہ کی[1]

جنّت میں داخلہ اور پچھلے گناہوں کا کفّارہ

اے عاشقانِ رسول! وہ اسلامی بھائی جو عِلمِ دین سیکھنے کی نیّت سے مدنی قافلوں میں سَفَر کرتے ہیں، ان کے لئے جنّت میں داخلے اور پچھلے گُناہوں کے کفّارے کی خوشخبری ہے۔

(1): حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: مَنْ غَدَا وَ رَاحَ وَهُوَفِيْ تَعْلِيْمِ دِيْنِهٖ فَهُوَفِي الْجَنَّةِ یعنی جو اپنے دِین کا عِلم سیکھنے کے لئے صبح یا شام کو چلا، وہ جنّتی ہے۔[2] (2): ایک حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص عِلم کی تلاش کرتا ہے، تو یہ کام اس کے پچھلے گُناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔[3]

حُصولِ دنیا کے لئے سفر

پیارے اسلامی بھائیو! غور تو فرمایئے! آج لوگ مال بڑھانے کے لئے اپنے شہر سے دوسرے شہر، اپنے ملک سے دوسرے ملک پہنچ جاتے ہیں ❁ ماں باپ ❁ بہن بھائی ❁ اور بال بچوں سے سالہا سال دُور پڑے رہتے ہیں۔ آہ! آج حصولِ دُنیا کی خاطِر اکثر لوگ ہر طرح کی قربانیاں دے رہے ہیں مگر اتنے عظیمُ الشان اَجر و ثواب کی خوشخبری کے باوُجود راہِ خُدا میں چند دِن کے لئے مدنی قافلے میں سَفَر کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:152۔

2 ...حلیۃ الاولیا، جلد:7، صفحہ:295، رقم:10581۔

3 ...ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، صفحہ:624، حدیث:2648۔

ذرا سوچئے تو سہی! صحابہ کرام، اَہْلِ بیتِ پاک اور شُہدائے کربلا رَضِیَ اللہُ عنہم نے راہِ خُدا میں کیسی کیسی قربانیاں پیش کیں، راہِ خُدا کے ہر سفر میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا، یہ انہی کی قربانیوں کا صدقہ ہے جو آج دُنیا میں ہر طرف دِینِ اسلام کی بہاریں ہیں، بہر حال! ایک طرف صحابہ و اَہْلِ بیت رَضِیَ اللہُ عنہم ہیں کہ جن کی زندگیاں دِین کی سربلندی کے لئے وقف تھیں اور دوسری طرف ہم غافِل لوگ ہیں جن کے دِن رات صرف وصرف دُنیا ہی کی ترقی کے لئے گویا وقف ہیں۔

ہمیں بھی ہمت کرنی ہے، ہمیں بھی جوشِ ایمانی کا ثبوت دینا ہے۔ الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول نِرالے انداز میں کربلا والوں کی قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں، اللہ پاک کے فضل سے شُہدائے کربلا کے ایصالِ ثواب کے لئے ہر سال ہی 8، 9 اور 10 مُحَرَّم شریف کو مدنی قافلے سَفَر کرتے ہیں، آپ بھی ہمت کیجئے! جوشِ ایمانی کا ثبوت دیجئے اور کربلا والوں کے اِیصالِ ثواب کے لئے مدنی قافلے کے مُسافِر بن جایئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
قرض ہو گا ادا، آ کے مانگو دُعا | پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو

امامِ عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کے صدقے اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک کام: مدرسۃ المدینہ بالغان

پیارے اسلامی بھائیو! عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم حاصل کرنے اور اہل بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کی محبّت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کیجئے! اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ الۡکَرِیۡم! دِین و دُنیا کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **مدرسۃ المدینہ بالغان** بھی ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے: تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے[1] ❁ قرآنِ کریم اللہ پاک کی کتاب ہے ❁ بندوں کے نام رَبِّ کریم کا پیغام ہے ❁ **مگر افسوس!** آج مسلمان قرآنِ کریم سے بہت دُور ہوتے جارہے ہیں ❁ بہت لوگوں کو اُوپر دیکھ کر بھی دُرست قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آتا ❁ جو پڑھ لیتے ہیں وہ بھی تجوِید اور مخارج کی ایسی غلطیاں کرتے ہیں، جن کے سبب نماز ہی نہیں ہوتی **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!** مدرسۃُ المدینہ بالغان میں صرف قرآنِ کریم ہی نہیں پڑھایا جاتا بلکہ ❁ فرض عُلوم ❁ نماز کے اَحکام ❁ مختلف دعائیں ❁ سُنتیں اور آداب ❁ درس و بیان کا طریقہ ❁ اور مسائل سکھانے کے کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا و عشقِ رسول کا پیکر بنانے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔

بُرے کام چھوٹ گئے

حیدرآباد (سندھ) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں دنیا کی رنگینیوں میں گم، غفلت بھری زندگی گزار رہا تھا۔ مَعَاذَاللّٰہ! اکثر گانے گنگناتا رہتا، میرے ایک خالہ زاد بھائی جو کہ دعوتِ اسلامی کے

1 ... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم من ... الخ، صفحہ: 1299، حدیث: 5027۔

دینی ماحول سے وابستہ تھے وہ مجھے مدرسۃُ المدینہ بالغان میں قرآنِ کریم پڑھنے کی دعوت دیتے رہتے، ان کا سمجھانا رنگ لایا اور میں نے ایک دن مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کر ہی لی۔ الحمدللہ! مدرسۃُ المدینہ بالغان میں قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کرنے کی برکت سے میں نے درست مخارج کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا بھی سیکھ لیا، اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر دینی کاموں میں بھی مصروف ہو گیا۔ انہی دینی کاموں کی برکت سے الحمدللہ! مجھے 2 مرتبہ عمرہ کرنے کی سعادت ملی ہے۔[1]

ترا شکر مولا دیا دینی ماحول	نہ چھوٹے کبھی بھی خدا دینی ماحول
سلامت رہے یا خدا دینی ماحول	بچے بد نظر سے سدا دینی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قاعِدہ (*Madani Qaida*) موبائِل اپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کا فیضان دنیا بھر میں عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے ***I.T*** ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائِل اپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: مدنی قاعِدہ (***Madani Qaida***)۔ اس اپلی کیشن میں مکمل مدنی قاعِدہ اور اس کی آڈیو (***Audio***) شامِل کی گئی ہے یعنی اس اپلی کیشن میں آپ مدنی قاعدے کے جس حرف یا جس لفظ پر کلک (***Click***) کریں گے، آڈیو (***Audio***) میں اس کا تَلَفُّظ چلے گا، یُوں اس اپلی کیشن کی مدد سے آسانی کے ساتھ مدنی قاعِدہ پڑھ کر، اس کی مشق (***Practice***) کر کے دُرُست مخارج اور ضروری تجوید سیکھی جاسکتی ہے۔ مزید یہ کہ تمام اسباق کی وڈیو میں بھی ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ اپلی کیشن اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں

1 ... سینما گھر کا شیدائی، صفحہ: 7۔

کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چند ضروری اِعْلانات

❀ مُحَرَّم شریف کا مہینہ جاری وساری ہے، الحمدللہ! یکم مُحَرَّم شریف سے امیرِ اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد مدنی چینل پر لائیو مدنی مذاکرہ فرمارہے ہیں، یہ سلسلہ گیارہ مُحَرَّم شریف تک جاری رہے گا، تمام ذِمَّہ داران وعاشقانِ رسول ان مدنی مذاکروں میں خُود بھی شرکت فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیں ❀ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے ایک دِینی رسالہ پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں، آنے والے ہفتے کے مدنی مذاکرے میں رسالہ امیر اہلسنت کی محبّتِ سَادَات کا اِعْلان کیا جائے گا۔ یہ رسالہ خُود بھی پڑھیئے! دوسروں کو بھی ترغیب دِلایئے اور سوشل میڈیا مثلاً واٹس ایپ وغیرہ پر رضائے اِلٰہی اور ثواب کیلئے دوسروں کو بھی شئیر کیجئے! ❀ دینِ اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور اس کی بقاوسربلندی کیلئے صحابۂ کرام اور اہل بیتِ اَطْہَار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہم نے بڑی قربانیاں دی ہیں، انہی قربانیوں میں سے ایک امام عالی مقام، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا اپنے ساتھیوں سمیت میدانِ کربلا میں شہید ہو جانا بھی ہے۔ صدرُ الافاضل مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس واقعہ کو کتاب کی صورت میں تحریر فرمایا، جسے مکتبۃ المدینہ نے سوانح کربلا کے نام سے شائع کیا ہے۔ آپ اس کتاب کو 210 روپے میں مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے قیمتاً طلب فرمائیں۔ خود بھی پڑھیئے! اور دوسرو کو بھی اس کی ترغیب دلایئے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّةِ** جس نے میری سُنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

ایصالِ ثواب کی سنّتیں اور آداب

مُحَرَّم شریف کا مہینا جاری ہے، خوب اہلِ بیتِ اَطہار رَضِیَ اللہُ عنہم کا ذکرِ خیر کیجئے! ❁ گھر میں ❁ دفتر میں ❁ دُکان پر ❁ جہاں جہاں ہو سکے، شہیدان واَسیرانِ کربلا رَضِیَ اللہُ عنہم کے ایصالِ ثواب کا اہتمام کیجئے! یاد رکھئے...! **ایصالِ ثواب پیارے نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ادائے مُبارَکہ ہے۔** **حدیثِ پاک میں ہے:** پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 2 مینڈھے ذبح فرمائے، ایک کا ثواب ساری اُمّت کو پہنچایا اور ایک اپنے اور اپنے اَہلِ بیت کیلئے ذبح فرمایا۔ (2)

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کے مُبارَک دور میں اِیصالِ ثواب کے مختلف طریقے رائج تھے مثلاً ❁ یہ حضرات میت کی طرف سے سات دِن تک کھانا کھلایا کرتے (3) ❁ فوت ہونے والے کی قبر پر قرآنِ کریم کی تِلاوت کرتے (4) ❁ حضرت امام حسن و حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہما اپنے

---

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ...ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب اضاحی رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:509، حدیث:3222۔
3 ...الحاوی للفتاویٰ، طلوع الثریا باظہار ماکان خفیا، صفحہ:591۔
4 ...شرح الصدور، باب فی قراءۃ القرآن للمیت...الخ، صفحہ:218۔

والِدِ محترم یعنی حضرت مولیٰ علی، شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ کے اِیصالِ ثواب کیلئے غُلام آزاد کرتے تھے [1] ❀ حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عنہ نے اپنی والِدہ کے انتقال کے بعد ان کے اِیصالِ ثواب کے لئے پانی کا کنواں کھدوایا۔ [2]

امیرِ اہلسنت مولانا الیاس عطّار قادری دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ لکھتے ہیں: ❀ ایصالِ ثواب کے لفظی معنیٰ ہیں: ”ثواب پہنچانا“ اِس کو ”ثواب بخشنا“ بھی کہتے ہیں مگر بُزُرگوں کے لئے ”ثواب بخشنا“ کہنا مُناسِب نہیں، ”ثواب نَذر کرنا“ کہنا ادب کے زیادہ قریب ہے ❀ فرض ❀ واجب ❀ سنّت ❀ نَفل ❀ نماز ❀ روزہ ❀ زکوٰۃ ❀ حج ❀ تلاوت ❀ نعت شریف ❀ ذِکرُ اللہ ❀ دُرُود شریف ❀ بیان ❀ دَرس ❀ مَدَنی قافِلے میں سفر ❀ عَلاقائی دورہ ❀ دینی کتاب کا مُطالَعہ ❀ نیکی کی دعوت وغیرہ ہر نیک کام کا ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں۔ ❀ اولیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم کی فاتِحہ کے کھانے کو تعظیماً ”نَذر و نیاز“ کہتے ہیں اور یہ جائز ہے، اسے امیر و غریب سب کھاسکتے ہیں ❀ نیاز اور ایصالِ ثواب کے کھانے پر فاتحہ پڑھانے کیلئے کسی کو بُلوانا یا باہر کے مہمان کو کِھلانا شرط نہیں، گھر کے افراد اگر خود ہی فاتحہ پڑھ کر کھالیں جب بھی کوئی حَرَج نہیں ❀ مسجِد یا مدرَسے بنانا صَدَقۂ جارِیَہ اور ایصالِ ثواب کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔ [3]

مُحرّم شریف کی مناسبت سے مختلف کتب و رسائل مثلاً ❀ محرم کے فضائل ❀ فیضانِ اہلِ بیت ❀ کربلا کا خونی منظر ❀ سوانح کربلا ❀ آئینہ قیامت ❀ حسینی دولہا ❀ امام حسین کے واقعات ❀ امام حسین کی کرامات پڑھ کر اور تقسیم کرکے بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے۔

---

1 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الجنائز، باب ما یتبع المیت بعد موتہ، جلد: 3، صفحہ: 262، حدیث: 12۔
2 ... ابوداود، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، صفحہ: 274، حدیث: 1681 مختصراً۔
3 ... فاتحہ اور ایصال ثواب کا طریقہ، صفحہ: 12-18 ملتقطاً۔

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خریدیئے اور پڑھئے، سنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر | سنّتیں سیکھیں گے اِس میں اِنْ شَآءَ اللہ سر بَسَر
جو بھی شیدائی ہے مدنی قافِلوں کا یا خدا! | دوجہاں میں اُس کا بیڑا پار فرما یا خدا!

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک، 2 دُعائیں اور 2 احادیث

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

2 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

---

1 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ...اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ...قَولُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
4 ...الترغیب والترہیب، کِتابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

جمعہ اور شبِ جمعہ کی فضیلت پر 2 اَحادِیث مُبارکہ

﴿1﴾ شبِ جمعہ کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: بے شک اللہ پاک ہر جمعہ کی رات کے شروع سے لے کر آخر تک اور ہر رات کے آخری تہائی حصہ میں دنیا کے آسمان پر تَجَلِّی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اِعلان کرتا ہے ❁ ہے کوئی مانگنے والا کہ اُس کو عَطا کروں ❁ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اُس کی توبہ قبول کروں ❁ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اُس کو بخش دوں۔ اے نیکی کے چاہنے والے! (نیکی کے کام میں) جلدی کر اور اے گناہ کے چاہنے

---

1 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔
2 ...تاریخِ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔

والے ! (گناہ کرنے سے) باز آجا۔[1]

﴿2﴾ جمعہ کے دن کا وظیفہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص جمعہ والے دن فجر کی نماز سے پہلے 3 مرتبہ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ پڑھے اُس کے گُناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

---

1 ... کتاب النزول للدار قطنی، ذکر الروایۃ عن امیر المؤمنین علی ... الخ، صفحہ: 92، حدیث: 3۔
2 ... معجم اوسط، جلد: 5، صفحہ: 392، حدیث: 7717۔